© rasailojaraid.com

حکیم محمود احمد ظفر قسط سوم

جنت میں لے جانے والے کام

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔
(۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا اور (۵) چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا۔

۱۳۔ ایک خصلت یہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی جائے۔ اس سلسلہ میں سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام۔ صحابہ کرام نے عرض کی کس کے ساتھ خیر خواہی؟ فرمایا کہ دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی کس کے ساتھ خیر خواہی؟ فرمایا اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ (مسلم جلد ۱ ص ۴۷ باب بیان الدین النصیحۃ

حدیث میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے النصیحۃ۔ نصیحت کپڑا سینے کے معنوں میں آتا ہے چنانچہ عربی میں کہتے ہیں "نصح الرجل ثوبہ" (آدمی نے اپنا کپڑا سیا) نصیحت سے بھی دوسرے شخص کے برے اور پھٹے پرانے حال کی اصلاح ہوتی ہے۔ اسی سے توبہ نصوح ہے۔ گویا معاصی لباس دین کو چاک کر دیتے ہیں اور توبہ اس کو سی کر درست کرتی ہے۔ یا پھر یہ نصیحت العسل سے ہے جب شہد کو موم وغیرہ سے صاف کر لیتے ہیں۔ نصیحت سے بھی برائی کو دور کیا جاتا ہے۔ (قالہ المازری)

محکم میں ہے کہ نصح نقیض غش ہے، گویا نصیحت کرنے والا کھری اور صاف ستھری بات کہتا ہے یا مخلصانہ راہ نمائی کرتا ہے۔ جامع میں ہے کہ نصح سے مراد خالص محبت اور صحیح مشورہ پیش کرنے کی سعی بلیغ ہے۔ کتاب ابن طریف میں ہے کہ نصح قلب الانسان سے ہے جب کہ ایک شخص کا دل کھوٹ سے بالکل خالی ہو۔

علامہ خطابی نے فرمایا کہ نصیحت ایک جامع کلمہ ہے جس کے معنی نصیحت کیے ہوئے شخص کے لیے خیر خواہی کا حق ادا کرنے کے ہیں۔ یہ سب تفصیل حافظ عینی نے عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری میں کی ہے۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر فرمانبرداری اور اطاعت کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی کہ جتنی اطاعت میرے بس میں ہوگی اتنی اطاعت کروں گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں۔ (اللؤلؤ والمرجان جلد ص ۲۱)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کس کے ساتھ؟ فرمایا: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی اور ائمہ مسلمین کے ساتھ خیر خواہی کا۔ (کشف الاستار جلد ۱ ص ۴۹۔ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۸۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ کے لئے نصیحت اور خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس سے شرک کی نفی کی جائے اور یہ در حقیقت انسان کی خود اپنے ساتھ خیر خواہی ہے اور اس کا نفع اور فائدہ خود انسان ہی کو پہنچتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی نصیحت و خیر خواہی کی کوئی حاجت نہیں۔

اللہ کی کتاب کے ساتھ خیر خواہی ک مطلب یہ ہے کہ اس پر یہ ایمان رکھا جائے کہ وہ حق تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ مخلوق کا کوئی بھی کلام اس کے مشابہ نہیں ہو سکتا اور اس میں وارد شدہ محکم و متشابہات سب پر ایمان لایا جائے۔

رسول کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی رسالت اور آپ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں، ان سب پر ایمان لایا جائے۔

ائمہ مسلمین کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ حق کے سلسلہ میں ان کی معاونت اور ان کی اطاعت کی جائے اور انہیں حق کا حکم دیا جائے۔ اور ائمہ مسلمین سے مراد ارباب حکومت ہیں جو مسلمانوں کے امور کے ذمہ دار ہیں۔

عامۃ المسلمین کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ حکام کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کی دنیا و آخرت میں کام آنے والے امور کی طرف راہ نمائی کرنا۔

سنن ابی داوٗد میں ایک حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے لیے سچا وزیر مقرر فرما دیتے ہیں تاکہ اگر وہ بھول جائے تو اس کا وزیر اسے یاد دلا دے۔ اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی اعانت کرے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا قصد نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر مقرر کر دیتے ہیں۔ اگر وہ امیر بھول جائے تو یہ وزیر اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہو تو یہ اس کی اعانت نہیں کرتا۔ (ابوداوٗد جلد ۲ ص ۱۱۸، باب اتخاذ الوزیر)

اسی سلسلہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ: وہ کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (۱) جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو (۲) اور جب وہ تمہیں دعوت دے تو اس کو قبول کرو (۳) اور جب وہ تم سے نصیحت کا طالب ہو تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو اور صحیح مشورہ دو۔ (۴) اور جب اسے چھینک آئے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو۔ (۵) اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو (۶) اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم جلد ۲ ص ۱۷۵)

۱۴۔ ایک خصلت جنت میں داخل ہونے کے لیے حدیث میں یہ آئی ہے کہ ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملے تو نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور اس کی ملاقات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرے اس سے باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم کسی بھی اچھے کام کو معمولی نہ سمجھنا خواہ وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم جلد ۴ ص ۲۰۲۶)

آپ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں۔

خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنا بھی مستحب ہے۔ کیونکہ مصافحہ سے محبت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ سیدنا قتادہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۵۴)

اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی دو مسلمان ایسے نہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ ان کے جدا ہونے سے قبل ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابو داؤد جلد ۲ ص ۶۴۴، ترمذی جلد ۵ ص ۷۴)

۱۵۔ یہ کام بھی جنت واجب کرنے والا ہے کہ آدمی کسی گم کردہ راہ کی راہنمائی کرے یعنی اگر کوئی مسلمان راستہ بھول جائے تو اس کو صحیح راستہ بتانا بھی ایک بہت بڑی نیکی کا کام ہے اور اس پر بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور آدمی جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ صحیح راستہ بتانے سے بھٹکے ہوئے انسان کی پریشانی دور ہو کر راحت و سکون نصیب ملتا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی بے چینی اور پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی کوئی پریشانی دور فرما دیں گے۔ (مسلم جلد ۴ ص ۱۹۹۶)

اس کام سے اس شخص کا باطن مطمئن اور روح پر سکون ہو جائے گی۔ وہ یہ سمجھے گا کہ میرا دنیا میں ایک ایسا بھائی موجود ہے جو مصیبت و پریشانی میں اس کے کام آسکتا ہے۔ آپ راستہ دکھا کر اس کے ساتھ جو حسن سلوک کریں گے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عطا فرمائیں گے کہ آپ کو جنت میں داخل فرما کر اپنی ابدی نعمتوں سے نوازیں گے۔

اس سلسلہ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ اور اگر وہاں بیٹھنا ہی ہو تو پھر راستہ کا حق ادا کرو۔ آپ سے پوچھا گیا کہ راستہ کا حق کیا؟ آپ نے فرمایا: نگاہ کا جھکانا اور پست رکھنا اور سلام کا جواب دینا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ راستہ بتلانا۔ (کشف الاستار جلد ۲ ص ۴۲۵، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۲)

© rasailojaraid.com